تاریخ 1-6-2023

اسلامیات :

سوال نمبر 1 : اسلام سے کیا مراد ہے؟

تعارف : لفظ "اسلام" سے مراد **"امن و سلامتی"** ہے۔
اسلام کا مطلب صرف ایک خدا کو ماننا اور صرف اسی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ اور اس کی مخلوقات کے ساتھ امن اور آشتی سے پیش آنا ہے۔
عمودی سطح پر (خدا اور انسان کے درمیان تعلق) اسلام کا مطلب سر تسلیم خم کرنا ہے۔
اور افقی سطح پر (انسان اور انسان کے درمیان تعلق) اسکا مطلب امن ہے۔

لغوی معنی / لغوی معنی : اسلام عربی زبان کا لفظ "سلم" سے لیا گیا ہے۔
جسکی معنی - سپرد کر دینا ۔ - امن و سلامتی ۔
- اطاعت کرنا
- برداشت کرنا
- اپنی مرضی قربان کر دینا

اصطلاحی معنی : اللہ ﷻ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا ہی اسلام ہے۔
جب انسان اپنے خواہشات کو اللہ ﷻ کے تابع کر دے تو یہی اسلام ہے۔
جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے"
(آل عمران : 19)

تصورِ اسلام اور مفہوم: لفظ "اسلام" سے مراد امن و سلامتی ہے۔ اسکا مطلب صرف ایک خدا کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ اور اس کی مخلوقات کے ساتھ امن اور آشتی سے پیش آنا ہے۔

عمودی سطح پر اسلام کا مطلب سر تسلیم خم کرنا ہے۔

افقی سطح پر اسکا مطلب امن ہے۔

اللہ کے ننانوے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک نام "السلام" بھی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات ہر قسم کے امن و سلامتی کا ذریعہ ہے۔

* قرآن مجید اسلام کو امن کی راہیں (سبل السلام) قرار دیا ہے۔ (المائدہ: 16)

* یہ مفاہمت (والصلح خیر) کا جھنڈا بھی اٹھاتا ہے (النساء: 128)

* امن میں خلل (فتنہ) کی مذمت کرتا ہے۔ (البقرہ: 205)

* قرآن کے مطابق مثالی معاشرہ دارالاسلام ہے۔ جسکا مطلب امن والی جگہ ہے۔ (یونس: 25)

* اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

ترجمہ: "بیشک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے" (آل عمران: 19)

جیسا کہ اسلام کا مطلب اللہ کی اطاعت کرنا ہے۔ اور اپنی مرضی کو ختم کر کے اللہ کی مرضی پر تابع ہو جانا۔ اور اللہ کا ہر حکم ماننا۔ اور اللہ کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ تو یہ ساری باتیں ہمیں امن کی طرف لے کر جاتی ہے۔
جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ

- رزق حلال کماؤ۔
- ناپ تول میں کمی نہ کرو۔
- ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ہمیں ایسے احکامات پر تلقین کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جو امن کی راہ ہموار کرتی ہے۔
جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہے"

تو ان باتوں سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے تمام بتائے ہوئے راستوں پر چل کر ایک معاشرہ امن و سلامتی کا ضامن بن سکتا ہے۔

اسی طرح اگر ہم اپنی خواہشات کو اللہ کے خواہشات کے سامنے ختم کر دے۔ اور اپنی مرضی کو چھوڑ کر اللہ کی مرضی اختیار کر لے۔ تو یہی اصل میں اسلام ہے۔
یعنی اگر ہم اپنی مرضی کا لباس نہ پہنے اور اللہ کے بتائے ہوئے ستر کا لباس پہنے تو اس سے بھی ایک معاشرے میں بے انسانی ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی بے حیائی

روک جائی ہے۔ اور ایسا اسلامی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"قرآن کے مطابق مثالی معاشرہ دارالسلام ہے۔
جسکا مطلب امن والی جگہ ہے۔"

(سورۃ یونس : 25)

اصول اسلام کی بنیاد اس بات پر بھی قائم ہے کہ پوری دنیا کا خالق اللہ ہے۔ اللہ نے انسان کو اس کائنات میں نیابت داری اور امتحان کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے مخصوص موت سے نوازا ہے۔ جس کیلئے ایک قانون بھی عطا کیا ہے۔ اور اس قانون کی پاسداری کرنے اور نہ کرنے کی آزادی بھی دی ہے۔
جیسا کہ سورۃ الکہف میں ہے۔

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

ترجمہ: "جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہئے کفر اختیار کرے۔"

(سورۃ الکہف : 29)

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر 256 میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔"

(سورۃ البقرہ : 256)

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ کافرون آیت نمبر 6 میں فرماتے ہیں

لکم دینکم ولی دین ۝

ترجمہ: "تمہارے لیے تمہارا دین اور ہمارے لیے ہمارا دین"

(سورۃ کافرون: 6)

ان تمام آیات کو مدنظر رکھ کر ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ اسلام ایک ایسا عالم گیر دین ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ آزادی دی ہے۔ کہ چاہو تو اسلام قبول کر لو۔ اور چاہو تو اسے چھوڑ دو یعنی اسلام کوئی زور و جبر نہیں ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر اسلام قبول کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

اللہ فرماتا ہے

"کہ آج ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا"

مفکرین کا اسلام کا تعارف:

مختلف مفکرین کا اسلام کے بارے میں اپنے اپنے نظریات اظہار ہے۔ جیسا کہ

1- اسلام حضورؐ کے نزدیک:

حضورؐ کے نزدیک اسلام کا مطلب / بنیاد دو چیزوں پر ہے جیسا کہ حدیث جبرائیل میں ہے

i- اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دینا۔

ii- اسلام کے بنیادی عقائد کو ماننا۔

حضورؐ کی نقطہ نظر میں اسلام کا مفہوم اسطرح ہے۔
ایک مشہور حدیث ہے

"کہ ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کو قائم کرنے والی چیز نماز ہے۔"

یعنی جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی گواہی کے ساتھ ارکان اسلام پر بھی ایمان لے آئے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کرے۔ تو یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں۔ جو ایک مومن کو کافر سے الگ کر دیتی ہے۔

2۔ ڈاکٹر حمید اللہؒ کے مطابق

"اسلام ایک توحید پرست دین ہے۔ جو نبی کریمؐ کے ذریعے ہم تک پہنچے۔"

یعنی ڈاکٹر حمید اللہؒ کہتے ہیں کہ توحید پرست تو بہت سارے مذاہب ہیں۔ یعنی اگر ہم کرسچن، یہودی یہاں تک کہ سکھ بھی توحید پرست قوم ہے۔ لیکن وہ اسلام کے دائرے میں نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کیلئے ختم نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ اور رسول اللہؐ کو خاتم النبیین ماننا بھی ضروری ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ﴿۴۰﴾

ترجمہ: "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"

(سورۃ الاحزاب: 40)

یعنی اسلام وہ دین ہے۔ جو حضورؐ کے زمانے سے ہمیں ملا ہے۔

3- تعارف اسلام بمطابق ڈاکٹر امام غزالی:-

ڈاکٹر امام غزالی کے مطابق اسلام دو چیزوں کا مجموعہ کا نام ہے۔

(i) حقوق اللہ
(ii) حقوق العباد

4- صدر الدین اصلاحی کے مطابق:-

صدر الدین اصلاحی اپنی کتاب "اسلام ایک نظر" میں لکھتے ہیں۔

"کہ اسلام یعنی عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے عقائد کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور پھر ہمارے عبادات کو۔ جیسا کہ اگر ایک شخص بڑی جلی جلی نمازیں پڑھتا ہے۔ اور پھر بھی دھوکا دیتا ہے تو فرشتے یہ نمازیں اس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

اسلام کے نمایاں پہلو :- اسلام کے نمایاں پہلوؤں میں سے چند درجہ ذیل ہیں۔

1- اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے :-

اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے۔ جیسے مثلاً

1- یہ ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں ہدایت فراہم کرتا ہے۔ جیسے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا۔

ترجمہ: "بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں۔ اس بات کی خوشخبری دیتا ہے۔ کہ ان کیلئے بڑا ثواب ہے"

(الاسراء: 9)

جیسے ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

الٓرٰ- كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

ترجمہ: "الر، یہ ایک کتاب ہے۔ ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے"

(ابراہیم: 1)

مزید اللہ تعالیٰ اسلام کو ہدایت سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ ۔ وامر نا لنسلم لرب العلمین ۔

ترجمہ:۔ "اے پیغمبر! کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔"

(الانعام: 71)

ان تمام آیات کریمہ سے ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ اسلام تو ایک عالمگیر دین ہے۔ اور یہ ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں ہدایت فراہم کرتی ہیں۔

2- اسلام وقت کے قید سے آزاد ہے:۔

اسلام ایک محدود وقت کیلئے نہیں آیا۔ جیسے پہلے آسمانی کتابیں ایک خاص قوم کیلئے آتے تھے۔ اسلام تو پورے زمانہ اور بقا کیلئے ہیں۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

ترجمہ:۔ "آج میں نے آپ کیلئے آپ کے دین کو پورا کیا۔ اور میں نے آپ پر اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اور میں نے آپ کیلئے اسلام کو پسند کیا۔"

(المائدہ: 3)

3- اسلام کسی علاقے تک محدود نہیں ہے

اسلام کسی علاقے تک محدود نہیں ہے۔ جیسا کہ اگر ہم دیکھ لے کہ پہلے پیغمبر جیسے حضرت ابراہیمؑ وہ اپنی بستی اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اپنے بستی تک محدود تھے۔ اگر ہم ایک اور مثال لے لیں کہ جیسے سکھ مذہب تک اور یہودی ہندوستان تک محدود ہے۔ اگر آپ ہم اسلام کو دیکھے تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اسلام کو نازل ہوا صرف عرب میں لیکن آج اسلام کے ماننے والے پورے دنیا میں موجود ہیں۔

★ جادج برناڈشا اپنے تاریخی اور ادبی کاوش "حقیقی اسلام" میں کہتے ہیں۔

"یہ مذہب پورے کے آنے والی نسلوں تک قابل قبول ہوگا۔ جیسا کہ یہ آج کے یورپی اقوام تک قابل قبول ہے"

4) کسی ایک قوم تک نہیں ہے۔ بلکہ تمام انسانیت تک ہے

اسلام ایک قوم کا دین نہیں بلکہ یہ تو پورے انسانیت تک ہے۔ اس کی مثال ہم لے سکتے ہیں کہ جیسے پہلے ایسے مذاہب بھی تھے جو صرف اور صرف اپنے لسانی گروہ تک محدود رکھتے تھے۔ جیسے آجکل کے یہودیت آج بھی یہودی کہتے ہیں۔ کہ ماں کی طرف سے یہودی ہونا فرض ہے۔ اور اگر نہ ہو تو وہ اُسے یہودی نہیں مانتے۔

جبکہ اسلام میں ایسا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ اسلام تو کہتا ہے کہ آپ جس دین و نسل سے تعلق رکھتے ہو صرف کلمہ پڑھنے اور اسلام کے دائرے میں داخل ہو جائے اور امتِ محمدیہ بن جائے۔
جیسے حضورؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا

جس سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107 میں اللہ حضورؐ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ (الانبیاء: 107)

ترجمہ: "اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ بھی کہتے ہیں۔ کہ محمدؐ کسی ایک قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام جہان کیلئے ہے۔

اسلام تو پوری انسانیت کیلئے ہے۔ جیسے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں بات میں پڑھتے ہیں۔ کہ اللہ رب العالمین ہے اور حضورؐ کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ محمدؐ رحمت العلمین ہے۔ تو عقل اس بات کو مانتی ہے۔ کہ اسلام صرف ایک خاص قوم کیلئے آیا ہے۔ بلکہ یہ تو تمام انسانیت کیلئے ہے۔

اُجاگر کیا گیا ہے۔
کہتے ہیں کہ ہر ایک کتاب کا ایک موضوع ہوتا ہے۔
قرآن مجید کا موضوع انسان ہے۔ نہ کہ مسلمان ہے۔
جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ پورے انسانیت
کو مخاطب کرتے ہیں۔ جیسے یہ آیات میں اللہ کہتے ہیں "کہ اے بنی نوع
انسان"
جیسے سورۃ المائدہ آیت نمبر 5 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ:۔ "ایک انسان کا قاتل ناحق پورے انسانیت کا
قاتل ناحق ہے۔ اور جس نے ایک انسانیت کو
بچالیا گویا اس نے پورے انسانیت کو بچالیا"

(سورۃ المائدہ : 5)

(5:32)

گویا قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کرنے کے بجائے
پورے انسانیت کو مخاطب کر کے بات کی تاکہ
یعنی یہ کتاب اور اسلام پورے انسانیت کیلئے
آیا ہے۔

تنقیدی جائزہ:۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
جو پورے بنی نوع انسانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ
ہے۔ جو ایک ایسا عالمگیر دین ہے۔ جو صرف ایک
علاقے اور خطے تک محدود نہیں بلکہ پورے قوم
کیلئے ہے

جسے "جارج برناڈشا" نے اپنی تاریخی اور ادبی کاوش "حقیقی اسلام" میں یوں بیان کیا ہے۔

"کہ یہ مذہب یورپ کی آنے والی نسلوں کیلئے قابل قبول ہوگا جیسا کہ یہ آج کی یورپی اقوام کیلئے قابل قبول ہے۔"

اب یہ نبی نوع انسان پر منحصر ہے۔ کہ اس سے کتنی افادیت اٹھا سکتا ہے۔ اور اس دنیا کی بھی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اور آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتا ہے۔

- اسلام کے نمایاں خصوصیات کی وضاحت کریں؟

اسلام کے نمایاں خصوصیات

اسلام ایک عالم گیر دین کا نام ہے۔ اس کے خصوصیات درجہ ذیل ہے۔

1- اسلام کا تصور توحید:-

اسلام کا تصور واحدانیت / خدا یہ ہے۔ کہ اللہ ایک ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ جسے تمام ملکے کا پہلا لفظ بھی توحید کی گواہی دیتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(کلمہ طیبہ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے۔ کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور سادی کائنات کی خالق و مالک ہستی صرف خدائے واحد و یکتا ہے۔ اس پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا توحید ہے۔

تمام انبیاء کرام کی دعوت کا نقطہ بھی توحید تھا۔ ہمیں صرف اللہ کی عبادت کرنی چاہئے۔ اور اسکی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہئے۔ وہ یکتا اور واحد ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے۔ اور اسکی تمام صفات لامحدود ہیں۔ ہم صرف اسکے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں وہ کسی کا باپ یا بیٹا نہیں اور کائنات میں اسکے برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ رازق و مالک ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں ہر شے کی موت و حیات ہے۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ رب العالمین کی شان و عظمت کے تذکرے ہیں۔

ارشاد ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(البقرہ: 163)

ترجمہ: "اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں"

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢
لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

(سورۃ اخلاص)

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اسکا کوئی ہمسر نہیں"

ان آیات کو پڑھ کر ہمیں یہ پتا چلتا ہے۔ کہ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ میں تم میں سے کسی کا باپ نہیں یعنی نہ ہی میری کوئی اولاد ہے۔ اور نہ ہی میں کسی اولاد ہے۔ یعنی میں خالق بھی ہوں اور مالک بھی۔ جبکہ اگر ہم عیسائیت اور یہودیت میں دیکھیں۔ تو یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا نعوذ باللہ بیٹا ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ اللہ کے بیٹے ہیں۔

جبکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

کہ کس طرح یہودی عزیر کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔

عقیدہ توحید کی اہمیت اتنی ہے۔ کہ ہمارے تمام باقی عبادات، معاملات، یہاں تک کہ ہمارے سارے نظام ایک ہی خدا کے گرد گھومتے ہیں، کہتے ہیں۔

"کہ پورا کا پورا اسلام توحید کے گرد ہی گھومتا ہے"
ہماری زندگی کا کوئی ایسا معاملہ نہیں جس میں ایک اللہ نے ہماری رہنمائی نہ کی ہو۔

"سیرت النبی" کتاب میں علامہ شبلی نعمانی اپنے کتاب میں لکھتا ہے۔

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
"کہ توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔"

کہ جو اسلام کو سمجھنا چاہتا ہے وہ سب سے پہلے توحید کو سمجھے۔ اللہ کے سمجھے بغیر اسلام کی سمجھ نہیں آئے گی۔

دوسری جگہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے
"کہ اسلام ایک قلعے کی مانند ہے۔ اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

یعنی جو شخص توحید کو مانے گا وہی اسلام کے دائرے میں داخل ہو گا۔

خاتم النبین رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:- جہنم میں سے وہ سب لوگ نکال لیے جائیں گے۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں جو کی دانے کے برابر ایمان ہوگا پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں ذرا برابر بھلائی ہوگی

(بخاری و مسلم)

اسلام کا مقصود رسالت :-

اسلام کی بنیادی خصوصیت توحید ہے۔ تو دوسری خصوصیت رسالت ہے۔ رسالت کے معنی۔ معنی پیغام پہنچانے کے ہیں رسول اس شخص کو کہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات مخلوق تک پہنچانے کیلئے بھیجا ہو۔ رسول کا مطلب بھیجا ہوا اور نبی کا مطلب خبر دینے والا کے ہیں۔

انبیاء اور رسول اپنے معاشرے کے بے حد نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور خطے اور زمانے میں رسولوں کو بھیج کر انسانیت کی ہدایت کا انتظام فرمایا ہے۔

جیسے قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے

"کہ اپنے نمازوں کو قائم کرو"

لیکن نماز کا طریقہ ہمیں حضورؐ کی سنت سے ملتا ہے۔ نبی کے سنت کے بغیر ہی صراط مستقیم پر چلنے کا طریقہ نہیں آتا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

ترجمہ:- "یقیناً تمہارے لئے رسول اللہؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

(النساء : 64)

ترجمہ:- "اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس غرض سے کہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جائے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن

رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: "محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں"

اس طرح سلسلہ انبیاء کے آخری فرد حضرت محمد رسول اللہ ہیں۔ جو خاتم النبیین ہیں۔ اور اب قیامت تک کے انسانوں کو خاتم النبیین آپ ہی کی پیروی کرنی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

(الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: "(اے نبی!) کہہ دیجئے، اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔"

اسلام کا تصورِ ملائکہ :- توحید و رسالت کی طرح ملائکہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

ملائکہ ملک کی جمع ہے۔ ملک کا مطلب "قاصد" ہے۔ فرشتے اللہ کی وہ نورانی مخلوق ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات مخلوقات تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے انہیں ملک (قاصد) کہا جاتا ہے۔ فرشتے خواہشات نفس سے پاک ہوتے ہیں۔ اور گناہوں میں مبتلا نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ نے لاتعداد فرشتے پیدا کئے ہیں۔ یہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بلکہ ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دیگر مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے۔ اسکی بیٹیاں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ جتنا اختیار اور ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں۔ وہی انجام دے سکتے ہیں۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون۔

ترجمہ: "وہ فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

(التحریم: 6)

اسلام کا تصورِ آسمانی کتابیں:

عقائدِ اسلام کا اہم جزو آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ جس طرح رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔

(البقرہ: ۴)

"اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔"

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط۔

ترجمہ: البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے کتاب اور ترازو (عدل) بھی بھیجی تاکہ لوگ انصاف کو قائم رکھیں۔

(الحدید: ۲۵)

رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں ربانی تعلیمات کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ ان تعلیمات یا کتابوں کا انکار کفر ہے۔ ان کی بنیادی تعلیمات مشترک تھیں۔ ان میں وقت کے ساتھ رد و بدل کیا گیا۔

اور صرف آخری نازل ہونے والی کتاب قرآن حکیم ہی محفوظ کتاب ہے۔
جس کی ذمہ داری
خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ اب صرف قرآن کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔

ترجمہ: "بے شک ہم نے ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا اور ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"
(الحجر: ۹)

اسلام کا مقصد آخرت:

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ آخرت کا مطلب "بعد میں آنے والی" ہے۔ ہر مسلمان کا ایمان ہونا چاہئے کہ تمام کائنات کے فنا ہونے کا وقت مقرر ہے۔ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ انسان مرنے کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے فنا نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ زندگی کا دوسرا مرحلہ آخرت ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یقوم انما ھذہ الحیوۃ الدنیا متاع وان الاٰخرۃ ھی دار القرار۔

ترجمہ: "اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے۔ ہمیشہ کے قیام کی جگہ تو آخرت ہے۔"
(مومن: 39)

دنیا عمل کرنے کی جگہ، جبکہ آخرت اعمال کے صلے میں جنت میں بھیجا جائے گا، کا صلہ حاصل کرنے کا مقام ہے۔

وما هذه الحیوۃ الدنیا الا لهو ولعب

وان الدار الاخرۃ لهی الحیوان لو کانوا یعلمون۔

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی تو دار آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے۔"

(العنکبوت: 64)

وفرحوا بالحیوۃ الدنیا وما الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا متاع۔

ترجمہ: "یہ لوگ دنیاوی زندگی پر خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

(الرعد: 26)

ہر انسان کو دنیاوی اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی اچھے اعمال کے صلے میں جنت میں بھیجا جائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھری ہوگی اور برے اعمال کے نتیجے میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ جو انتہائی اذیت ناک جگہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ان الابرار لفی نعیم ۝ وان الفجار لفی جحیم ۝

ترجمہ:- بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

(الانفطار: 13-16)

اسی طرح عقیدہ آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور اس پر ایمان نہ لانے والوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

جیسکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان الذین لا یومنون بالاخرۃ اعتدنا لھم عذابا الیما۔

ترجمہ:- "اور قرآن یہ خبر دیتا ہے۔ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔"

(بنی اسرائیل: 10)

تعقیدی جائزہ:- اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے۔ اسلام کے نمایاں خصوصیات میں بنیادی خصوصیت توحید ہے جو ایمان کا سب سے اہم اور اول جزء ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ توحید کے ساتھ ساتھ رسول اللہ پر بھی ایمان لانا لازم و ملزوم ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاتم النبیین

آپ فرماتے ہیں۔ جو کوئی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ہیں اس کے اس شخص پر دوزخ حرام کر دی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔"

خاتم النبیین آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔"

ان سب احادیث کو مدنظر رکھ کر ہمیں اسلام میں عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ بخوبی ہو جاتا۔ اور ان کے ساتھ ایمان کتابوں، رسولوں اور یوم آخرت اور اس کے بعد والی زندگی پر ایمان لانا ہماری ایمان کا حصہ ہے۔ اور ان میں اگر ایک عقیدہ پر یقین پختہ نہ ہو تو ہم مسلمان نہیں کہلائے گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان تمام عقائد پر ایمان لائے ہو ایک اللہ کی عبادت کرے۔ تاکہ ہم اس دنیا میں بھی کامیاب ہو جائیں اور اس آخری دنیا میں بھی سرخرو ہو جائے۔

اے چاند تاروں کے خالق، مالک ارض و سماء
تیری ہنسی کی چمک تقسیم کرتی ہے ضیاء۔